خاتم النبیین سوشل میڈیا فورس

مرزا غلام قادیانی کے

قرآن و سنّت کی توہین

محمد سلیمان الماثور

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر کردیا، وہاں مختلف اوقات میں آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب مبین پوری انسانیت کے لیے قیامت تک رحمت، ہدایت اور شفا ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت و صیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور، دم بخود رہ گئے اور اس کی کوئی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوا رہی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی۔ "عربی مبین" میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی و الہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جابجا فخریہ اس کا اظہار کیا، وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں! قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا؟

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا

(266) "انا انزلناہ قریباً من القادیان"

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی و الہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 839 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت قرآن مجید کی آیت ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ آیت قرآن مجید کے کس پارہ اور رکوع میں درج ہے؟ قادیانی قیامت تک ہمارے اس سوال کا جواب نہ دے سکیں گے۔ قادیانیوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت کے ذریعے قرآن مجید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور ایسا کرنے والا ملحد اور کافر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ملحد اور کافر ہے

(267) ''ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 840 پر)

View Proof

لیجیے! مرزا قادیانی خود اپنے ہی عقیدہ اور الہامی تحریر سے جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہو گیا ہے۔ اب مزید کسی فتوے کی ضرورت نہیں رہی۔ مولانا محمد رفیق دلاوریؒ اپنی کتاب میں مرزا قادیانی کی عظمت قرآن کے حوالہ سے ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

☐ ''مرزا قادیانی کے منجھلے صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے سیرۃ المہدی، جلد اوّل کے دو مقامات (ص 236 و 252) پر مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کا ذکر کیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم مرے کالج سیالکوٹ میں عربی، فارسی اور اردو کے پروفیسر اور علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے استاد تھے۔ یاد رہے کہ علامہ مرحوم دراصل سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ سیرۃ المہدی جلد اوّل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی میر حسن صاحب مسیح قادیاں کے خاص سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ اسی بنا پر ایک

مرتبہ بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت ان سے اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے جو مرزا قادیانی کے قیام سیالکوٹ کے دوران میں ان کے علم و مشاہدہ میں آئے تھے۔ چنانچہ اس استدعا کے بموجب انھوں نے مرزا قادیانی کے چشم دید حالات لکھ بھیجے۔ چونکہ مولوی صاحب خدانخواستہ مرزائی نہیں تھے، اس لیے قرینہ ہے کہ انھوں نے ہر قسم کے بھلے برے حالات بے کم و کاست لکھ بھیجے ہوں گے لیکن بشیر احمد صاحب نے ان میں سے صرف مفید مطلب چیزیں انتخاب کر لی ہوں گی۔ مثلاً مولوی میر حسن صاحب کا مندرجہ ذیل بیان جو ایک سیالکوٹی پروفیسر صاحب نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا ''سیرۃ المہدی'' میں درج نہیں ہے اور نہ اس قسم کے واقعات کے اندراج کی کوئی توقع ہو سکتی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مسیح قادیان کے سوانح حیات جو کسی مرزائی گم کردۂ راہ نے ترتیب دیے ہوں گے، پڑھے جا رہے تھے، ان میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ''ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تلاوت کا جو قرآن تھا، اس میں مرزا قادیانی نے خاتمہ قرآن پر یعنی سورۂ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔'' (رئیس قادیان صفحہ 55، 56 از مولانا محمد رفیق دلاوریؒ)

قادیان کا نام قرآن مجید میں

(268) مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت و رسالت کا دعویدار ہے، اس لیے اس کے کشف پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا کیجیے کہ مسلمانوں کے قرآن میں قادیان کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا کشف ملاحظہ فرمائیں:

''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔

تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 841 پر)

View Proof

(269) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون اور کہتا ہوں کہ ادنی الارض سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

View Proof

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی کس سورہ یا رکوع میں یہ آیت موجود ہے جس میں قادیان کا نام درج ہے؟ قادیانی کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی کا کشف اور خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کو چاہیے، اب ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کشفی آیت کو قرآن کے متن میں شامل کرلیں۔ لیکن یہ ایسا کبھی نہیں کرسکیں گے کہ درحقیقت کسی قادیانی کا مرزا قادیانی پر سچا ایمان ہی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کشف کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے:

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے

(270) "حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا، صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر ان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔"

(حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر)

View Proof

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر

(271) ''الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ...... یہی ایک صداقت تو اسلام کے لیے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 844 پر)

View Proof

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا

(272) ''ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہؐ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 845 پر)

View Proof

''تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن، رسول قدنی''

(273) ''تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۂ سلمانؓ رسول قدنی
آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی''

(روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30 مورخہ 16/اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 846 پر)

View Proof

20 سپارے

(274) "خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 847 پر)

View Proof

میں قرآن کی طرح ہوں

(275) "ما انا الا کالقران و سیظھر علی یدی ماظھر من الفرقان۔"

میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر)

View Proof

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں

(276) "قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 849 پر)

View Proof

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح

(277) "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 850 پر)

View Proof

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور عبادات میں مرزا قادیانی کی وحیاں

اور الہامات کیوں نہیں پڑھتے؟ جبکہ مرزا قادیانی نے اسے قرآن کے مساوی قرار دیا ہے۔

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے

(278)

"آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطاء
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیںست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک و وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد بروالقاء
وان یقین کلیم بر تورات
وان یقین ہائے سید سادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین"

ترجمہ: "جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔

قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

جو یقین عیسیٰ کو اپنی وحی پر، موسیٰ کو توریت پر اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا، میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 851، 852 پر)

View Proof

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں! (معاذ اللہ)

(279) "قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے، ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا. ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 853، 854 پر)

View Proof

احادیث رسول ﷺ کی توہین

(280) "میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول المسیح] صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 855 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

View Proof

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے......

(281) "جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔"
(اعجاز احمدی (نزول المسیح) صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

View Proof

اہم نکات

آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1- قرآن مجید قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
2- قادیان کا نام قرآن مجید میں ہے۔ (نعوذ باللہ)
3- قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
4- خدا کا کلام مرزا قادیانی پر اس قدر نازل ہوا کہ اس سے 20 سپارے تیار ہو جائیں۔ (نعوذ باللہ)
5- مرزا قادیانی قرآن ہی کی طرح ہے۔ (نعوذ باللہ)
6- قرآن شریف، مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ (نعوذ باللہ)
7- مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے الہامات قرآن کی طرح ہیں۔ (نعوذ باللہ)
8- قرآن شریف گندی گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)
9- جو حدیث مرزا قادیانی کی وحی کے مطابق نہیں، وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دینی چاہیے۔ (نعوذ باللہ)
10- جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے تو بکواس کرتا رہتا ہے۔

۞......۞......۞

یَعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ وَاسْتَیْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ۔ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ عَلَیْهِمْ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے حالانکہ ان کے دل اُن نشانوں پر یقین کر گئے ہیں اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تُو ان پر نرم ہوا۔ اور اگر تُو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ ایسے معجزات دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آ جاتے۔

یہ آیات اُن بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجۂ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۹، ۵۰۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳-۵۹۴)

۱۸۸۳ء

پھر بعد اس کے فرمایا۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔
وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔

یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔ اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے اور بضرورتِ حقّہ اُترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہونا ہی تھا۔

یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

۱؎ (ترجمہ از مرتب) اس سے یہ اعراض کرتے۔ الخ

۲؎ اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا ... سب جانتے ہیں کہ اس الہام سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدائے تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے تو اس پہلے الہام کے معنے بھی اس سے کھل گئے ... اس کی تفسیر یہ ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنْ دِمَشْقَ بِطَرَفٍ شَرْقِیٍّ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَآءِ۔

کیونکہ اس عاجز کا گھر قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳-۷۳ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

۳؎ ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یوں ہے وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۷۳)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 309 پر درج ہے

خاتم النبیین یعنی خیر الرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام
پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا
ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی
ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں
ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا
جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا
خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور
ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز
اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت
اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں
سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے
ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر
تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل
ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے
حاصل نہیں ہو سکتے غرض ہمارا اُن تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں
اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور
بدعات کو ہم ایک ناشی ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس
کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ
کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں محدثات و بدعات میں ہی
داخل کر دیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن و حدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہے ہیں

ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 310 پر درج ہے

Back

حالانکہ وہ بچارے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ اُن کی بائبل کے ظاہری الفاظ یہی تھے۔
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
یہودیوں کی طرح اُن کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں سچ مچ آسمان سے اُترتے
دیکھیں گے اور یہ عجوبہ ہم بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے
آسمان سے اُترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے اُن کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ
اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر کھڑے ہوئے اُن کو دیکھ رہے ہیں اور

لیہ اختلافاً کثیرا۔ قل لو اتبع اللّٰہ اھواءکم لفسدت السمٰوٰت والارض
ومن فیھنّ ولبطلت حکمتہ وکان اللّٰہ عزیزا حکیما۔ قل لو کان البحر
مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ
مددا۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ وکان اللّٰہ غفورا
رحیما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادتگاہ
میں ان کے چولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں اُن کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور
چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستان
میں ٹھوٹھیاں کہتے ہیں۔ عبادتگاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے
بھرے ہوئے ہیں) اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے
کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے
قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ
انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف
میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ
فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود
ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا

یہ حوالہ صفحہ 312,311 پر درج ہے	ازالہ اوہام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی

Back

۶؍ جنوری ۱۸۹۱ء (الف) "خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ اور کہتا ہوں کہ اَدْنَی الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے میں سے)

(ب) "ایک دفعہ ہمیں یہ الہام ہوا کہ۔
"غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ اور مجھے کہا گیا کہ اس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں مکمل اور مخلص موافقین کے نام بھی مخفی ہیں اور جو اشد انکار و نکوہ و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔"
پھر نیم بیداری میں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص نے اَدْنَی الْاَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰ و مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ)

۲۷؍ فروری ۱۸۹۱ء "فَبِعِزَّۃٍ بِالْکِتَابِ فَھُزِمُوْا[1]"

(مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ و البشریٰ[2] صفحہ ۵۰)

۱۸۹۱ء خواجہ حسن نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔
"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن تک زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔"
(الفضل جلد ۴۰ نمبر ۲۴۹ مورخہ ۱۱؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲ بحوالہ اخبار منادی دہلی بابت ۱۰؍ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۷)

۱؎ (ترجمہ از مرتب) پھر کتاب سے ان کو تب ایسی شکست ہوئی۔ (نوٹ) پیر صاحب لکھتے ہیں یہ الہام حضرت اقدس علیہ السلام کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

۲؎ البشریٰ مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مطبوعہ مرتبہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ (مرتب)

اور اعتراض کا نام و نشان نہ رہے گا۔

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی بھی امر ایسا نہیں ہے جس کی نظیر پہلے انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تمیز لوگ چونکہ دین کے باریک علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے قبل اس کے جو عادۃ اللہ سے واقف ہوں بخل کے جوش سے اعتراض کرنے کے لئے دوڑتے ہیں اور ہمیشہ بموجب آیت کریمہ یتربصون بکم الدوائر[1] میری کسی گردش کے منتظر ہیں اور علیھم دائرۃ السوء[1] کے مضمون سے بےخبر۔ ان میں سے ایک نے علم جفر کا دعویٰ کر کے میری نسبت لکھا ہے کہ "بذریعہ جفر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے۔" مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جفر بھی جیوتش اور مردود علم ہے جس کے ذریعہ سے شیعہ یہ باتیں نکالا کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نعوذ باللہ ظالم اور دائرۂ ایمان سے خارج تھے۔ ایسے جھوٹے طریق کا وہی لوگ اعتماد کریں گے جن کے دل سچائی سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط ہندو مذہب ہی سچا ہے اور باقی تمام دینوں کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذہب جھوٹے ہو جائیں گے؟ افسوس یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر ان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔ اظہار علی الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھ کر اردگرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اس کو نظر آسکتی ہے لیکن جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے رہ جاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ ان کی نظر کو اونچے مکان تک لے جاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور انجام کی خبر دیتے ہیں۔ اور

[1] التوبۃ: ۹۸

حقیقت المہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 312 پر درج ہے

Back

ہمارے نزدیک صحیح نہیں اور بہتیری حدیثیں موضوع ہیں اور آنحضرت کے قول سے بذریعہ کشف کے صحیح ہو جاتی ہیں۔ تمّ کلامہ

اور فتوحات مکیہ میں ابن عربی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل ذکر و خلوت پر وہ علوم لدنیہ کھلتے ہیں جو اہل نظر و استدلال کو حاصل نہیں ہوسکتے اور یہ علوم لدنیہ اور اسرار و معارف انبیاء و اولیاء سے مخصوص ہیں اور جنید بغدادی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے تیس سال اس درجہ میں رہ کر یہ درجہ حاصل کیا ہے اور ابو یزید بسطامی سے نقل کیا ہے کہ علماء ظاہر نے علم مردوں سے لیا ہے اور ہم نے زندہ سے جو خدا تعالیٰ ہے۔ تمّ کلامہ عـــہ

ایسا ہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے تیس صفحوں میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کے کلمات قدسیہ اس بارہ میں بہت سے لکھے ہیں اور دوسرے علماء و فقراء کی بھی شہادتیں دی ہیں مگر ہم ان سب کو اس رسالہ میں نہیں لکھ سکتے اور نہ لکھنے کی کچھ ضرورت ہے الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے وہ شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ صرف ایک ملہم ہی تھا نبی نہیں تھا۔ الہام اور کشف کا مسئلہ اسلام میں ایسا ضعیف نہیں سمجھا گیا کہ جس کا نورانی شعلہ صرف عوام الناس کے منہ کی پھونکوں سے منطفی ہو سکے بلکہ ایک صداقت تو اسلام کے لئے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔ ہمارے علماء اس الہام کے مخالف ہو کر احادیث نبویہ کے مکذب ٹھہرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کہ خاص اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے عـــہ

ازالہ اوہام صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 272

قرار دیا۔ صاحب شریعت نبی جن کا قرآن میں ذکر ہے؎ وہ دو ہی ہیں حضرت موسیٰؑ اور نبی کریمؐ
ان کے سوا جتنے نبی ہیں وہ سب غیر شرعی ہیں۔ تو گویا معترض کے اصل کو لیکر سوائے دو نبیوں کے
اللہ تعالیٰ کے باقی تمام نبیوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ خدا تو کہتا ہے کہ تمہارا
یہ قول ہونا چاہیئے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن ہم کو یہ بتایا جاتا ہے کہ
نہیں صرف دو نبیوں کو ماننا ضروری ہے باقیوں کو نہ ماننے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ اسے
سوال ہمارے مخالف اعتراض کرنے سے پہلے قرآن شریف پر تو غور کر لیتے۔ قرآن کھلے اور غیر ذو
مطلب الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ ما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین یعنی
مرسلین کے بھیجنے سے ہمارا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ماننے والوں کو بشارتیں دیں اور نہ ماننے
والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائیں پس جب مامورین کے مبعوث کرنے کی بڑی غرض ہی انذار و تبشیر
ہوئی ہے تو شرعی اور غیر شرعی کا سوال ہی بیجا ہے۔ اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر نبی کریمؐ کے بعد کسی کے آنے
کی ضرورت نہیں تھی تو پھر خود نبی کریمؐ نے مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا اور اس کا انکار کرنے
والوں کو یہودی اور نصاریٰ ٹھہرایا۔ اگر مسیح موعودؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دینا غلطی ہے تو یہ غلطی
سب سے پہلے خود نبی کریمؐ سے سرزد ہوئی نعوذ باللہ من ذالک۔ اور پھر یہ غلطی اللہ تعالیٰ سے سرزد
ہوئی جس نے ایک ایسے شخص کی بعثت جس پر ایمان لانا ضروری نہیں یونہی فضول طور پر کر دیا۔ مجھے
تعجب ہے کہ آنحضرت نبی کریمؐ تو یہ فرماویں کہ ایک وقت میری امت پر ایسا آئیگا کہ لوگوں کے درمیان سے
قرآن اٹھ جائیگا اور لوگ قرآن کو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا لیکن ہم کو یہ کہا
جاتا ہے کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو ماننا ضروری کیسے ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود تھا
اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔
اسی لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ صلعم کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر
قرآن شریف اتارا جاوے۔ معترض کو چاہیئے کہ بعثت مامورین کی اصل غرض پر غور کرے کیونکہ
یہ غلطی محض قلت تدبر کی وجہ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں چونکہ اکثر لوگ مذہب میں ایسے

؎ حاشیہ اسجگہ موسوی سلسلہ کے انبیاء کا ذکر ہے۔ منہ

کلمۃ الفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

Back

حوالہ نمبر 273

THE ALFAZL QADIAN

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

فہرست مضامین

مضامین بنام ایڈیٹر

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ۔

جلد ۱۰ | مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

نظم

رسول قدنی

[illegible]

روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30، مورخہ 16 اکتوبر 1922ء	یہ حوالہ صفحہ 313 پر درج ہے

Back

میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونہ کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر در اصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جس کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے آمین ۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین ۔

تمت

☆ خدا کے کلام میں یہ بار بار قرار پا چکا تھا کہ دو حصہ اس اُمّت کا وہ ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی اُمّت محمدیہ میں سے ایک اَور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آنے والے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی رُو سے مجھ سے پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معین کر دیا۔ فالحمد للّٰہ۔ منہ

حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے

Back

(۴) کَتَبْتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّکَتَبْتُ لَکَ رَحْمَةً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔[1]

(۵) نَزِیْدُ فِیْ رَحْمَتِکَ وَصِدْقِکَ وَوَفَائِکَ۔[2]

(اَیْ نَزِیْدُ بَرَکَاتٍ یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں)

(۶) کُلُّ مُکَذِّبٍ جَآءَ۔ یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا۔ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔[3]

(۷) مَآ اَنَا اِلَّا کَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْهَرُ عَلٰی یَدَیَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ۔[4]

(۸) رؤیا۔ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹکا ہوا ہے اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نامعلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔

(۱۰) رؤیا۔ دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا اور ہم چھپر کے نیچے سے باہر آگئے۔ مبارک میرے ساتھ تھا اور خفیف خفیف بارش کے قطرے ترشح سا برس رہے تھے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) "موت، تیرھویں ماہ حال کو"

غالباً تیرھویں ماہ حال سے مراد تیرھویں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرھویں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرھویں تاریخ۔ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت غمگین ہے خدا تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

---

[1] (۴) ہم نے ایمان لانے والوں کے لئے بھی رحمت لکھ دی ہے اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں ہم نے رحمت لکھ دی ہے۔

[2] (۵) تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات کی زیادتی کی جائے گی۔

[3] (۶) سب مکذب آگئے اور کہنے لگے اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا پیمانہ دے اور ہم پر صدقہ کر۔ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

[4] (۷) میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرتا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ - روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱)

۱۸۸۳ء

"پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اُردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا ...... اور وہ یہ ہے۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔[1] پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ اِس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔[2] جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اُس کی پاک رحمتیں اِس طرف متوجہ ہیں۔ دی ڈیز شیل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو۔ گلوری بی ٹو دِس لارڈ گاڈ میکر اوف اَرتھ اینڈ ہیون۔[3]

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین و آسمان۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ - روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

---

[1] (ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام) "تب خوش ہو اور خوشی سے اچھل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑے گا۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۲۳ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۱)

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے "قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے منہ کی باتیں" اِس الہام الٰہی میں "میرے" کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے یعنی کس کے منہ کی باتیں۔

فرمایا:- خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اِس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۲۹ - ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶)

[3] 9. The days shall come when God shall help you.

10. Glory be to this Lord God Maker of earth and heaven.

اِس الہام الٰہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی میں دلی تسلی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑھ اِس خاصیت کی وُہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہو جاتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنّی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے مگر میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر ۲۱۱
اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اِس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اُس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہوا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو میں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کریگا۔ تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وُہ الہام لکھکر دیا اور سارا قصہ اسکو سُنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اسکو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اِس غرض سے اختیار کیا کہ تا وُہ اِس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف (اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ) مبلغ پانچروپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو ابتک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دُنیا کو میری طرف رجوع دیدیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

Back

حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 314 پر درج ہے

ص۹۹

آنچنان عشق تیز مرکب راند — کہ اثرہا ز پشت خاک نماند
کشتۂ دلبرے و کار اسے — رستہ بجز رنگ از ملامے

پیشۂ عشق و تپش ز ہجر آں کسے — قصہ کوتاہ کرد آں نفسے
آں نشانے یقیں کہ گوش شنید — کرد کار و ز غیر حق ببرید

رفتہ بیروں ز حلقۂ اغیار — دل ببرید ز غیر آں دلدار
پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش — رستہ از بند خودی خویش

آنچناں یار در کنار انداخت — کہ ز خود بیگمانہ پرداخت
قدم صدق زدہ بر آں دم — گم بیادش ز فرق تا بقدم

ذکر دلبر غذائے او گشتہ — ہمہ دلبر برائے او گشتہ
سوختہ ہر غرض بجز دلدار — دوختہ چشم دل ز غیر نگار

دل و جاں بر سرش فدا کردہ — وصل او اصل مدعا کردہ
ہر غرض خویشتن فنا کردہ — عشق جوشید و کارہا کردہ

از خودی ہائے خود فتادہ جدا — سیل پر زور بردہ از جا
آنکہ چوں فرسودہ دلستاں آمد — دل او خانۂ دست آں جاں آمد

عشق دلبر دو صد راہ باید — ہم رحمت بگشے او باید
او یقینے کہ شد ز آں نامے — مہ دل او پرست گم نامے

ہر ظہورے یکے سبب دارد — آنکہ از یں کو بدل طلب دارد
پس چنیں شد کہ شد محبت یار — گر شتہ ہم از خودی آمد

ایں ہمہ سر نہے شود ز نہاد — جز کہ عکس ہائے دلبر دلدار
عشق کرد نمائیدہ از دیدار — تیر گر گرہ بر غیر وفادار

بالخصوص آں کسے کہ از دلدار — خاصیت دہند از ایں اسرار
کشتہ او نیک نہ دہد ہزار — ایں ہمہ آنچناں او ہمہ دل بر شمار

ہر زمانے قتیل تازہ بجی است — غازۂ روئے او دم شہد است
ایں سعادت چو بود قسمت ما — رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کربلائیست سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم
آدمم نیز احمد مختار — در برم جامۂ ہمہ ابرار

کارہائے کہ کرد با من یار — برتر از فہم و فکر است و اظہار
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

دل من بردہ لطف خود دادہ — خود مرا شد بہ خود کشادہ
کہ عکس او عجب اثر دیدم — ترسئے آں جہوزاں قمر دیدم

دیدم از خلق بے نگہ عنایت — آنچہ پیرا است بر خلیل انداخت
دیدم از ہجر خلق جلوۂ یار — کار دیگر برآمد از یک کار

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا — بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم — از خطاہا ہمیں است ایمانم

ایں خدا یا بود شناختہ ام — دل بریں نقش گاہ تاختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید — از دہان خدائے پاک و وحید

آنچہ بر من عیاں شد از اسرار — آفتاب است بلکہ از انوار
ایں خلاصہ ست مہتدیٰ باہم — بجہد کردہ اند تا باہم

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
وارث مصطفیٰ شدم بیقیں — شدہ رنگیں برنگ یار حسیں

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را — بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات — واں یقین ہائے سید السادات

نزول المسیح صفحہ 99 مجموعہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477-478 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 315 پر درج ہے

Back

کم نیم زان همه بروئے یقین / هر که گوید دروغ هست لعین
لیک آئینه ام ز رب غنی / از پئے صورت مه مدنی

همکلام دلدار بدل من ریخت / ریشه های همه نقش آنجهت
خالص آمد کلام من و لوام / زین سبب شد ز لطف او انوار

هست کلام وحی تیره و قطعی / که نه هاست بر یقین هیچ
لیکن این وحی بالیقین خداست / هم کلام از یقین شد ماست

آدمم آن زمان که باد خزان / کرده یکسر ریاض دین ویران
دو مشارع نماند حق ز دیر / ظالمان هم نشسته بحق زیر

عاشق زار شد دلت جاه / دل تهی از محبت آن شاه
ماند این وقت همچو شب دیجور / آدم را امید حق بحالت زار

پس مرا از جهانیان بگزید / مصلح روح پاک خویشتن دمید
دل من از عشق شور افگند / خود مرا شد گسست هر پیوند

کرد پیدا ز خود مرا داد / هست یک بهر او بکشاد
خلق و مردم فرستم بخشند / تا ببزم زیار خود پیوند

من نیم گرد تا جو کوماقی / بگو نیم پیچه ز بستانی
تن برآنم که آن عطیه یار / جان زدست الم پئے سودا

گوهره بدشمن خیزد / تیغ گیرد که خون من ریزد
من نه آنم که ترک او گویم / جان من هست یار من نوشم

رفت هرگز گو چپاش برسم / ز زوال بیگانه وسن دگوم
خادم کرد عشق صورت تیل / از غم حلقه‌ای این اغیار

نفس من ز عشق هست هر کنه / تا بکے خیر این گریبانے
تا محل را خبر ظالم نیست / گرچه رسے تکن ظالم هست

آمدم چون سحر بحجه نور / تا شود تیرگی ز نورم دور
شور افگنده ظلم کنایی کار / خلق گردد ز خواب خود بیدار

غافلان من زیار آمده ام / همچو باد بهار آمده ام
همی نانم نمانده گذرد / تو نیم بلاد زار وقت بهار

آمدم تا شمار باز آید / بلبلان را نقود باز آید
دست خیم بپرده و هر دوم / کرده حیش بلی ظهور اقسم

نور علیام همه باد صبا / نزد من آمد نقیب خوشبوها
زنده شد هر نبی بآمدنم / هر رسولی نهان به پیراهنم

بر شده از نور من نمانده هیچ / سر ما نبوت بکمال نه کین
باند ا ایجلب آنی همیت / ... جور جفاکی همیهات

از تو روح بروق نهل وی پا / بعد من کنی نه بریده ال بکتا
از پئے خلق و شکر تمام رسوم / کاخی ز دو حضرت قیوم

رو بدرگه که روی بنیاد / ... دست
علی حق را چه لمشنوی ... / این کرامتیا قسم چها

تا نه کار دولت بعاں بر سد / بهلا بیعت ز دلستان برسد
تا نه نفسی چهگری / تا نه قرب آن شناگردی

تا نیاید ز نفس خود بیرون / تا نه گردی برنگ او مجنون
تا ز خاک شد دست خیار / تا نه گردد غبار او خوش بار

تا نه خونت بکر حیدر گه / تا نه جان شود فدا کے
جان ... کرد نه جانی / جان فدا گیت ازان درگاه

نزول المسیح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478-477 مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 315 پر درج ہے

Back

جس قدر مشرکین کا کینہ ترقی کر گیا تھا اس کا اصل باعث وہ سخت الفاظ ہی نہ تھے جو اُن نادانوں نے دشنام کی صورت پر سمجھ لئے تھے جن کی وجہ سے آخر لسان سے سنان تک نوبت پہنچی ورنہ اصل حال میں تو وہ لوگ ایسے نہیں تھے بلکہ کمال اعتقاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا کرتے تھے کہ عشق محمد علی ربہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب پر عاشق ہو گئے ہیں۔ جیسے آج کل کے ہندو لوگ بھی کسی گوشہ نشین فقیر کو ہرگز بُرا نہیں کہتے بلکہ نذریں نیازیں دیتے ہیں۔

اس جگہ مجھے نہایت افسوس اور غمگین دل کے ساتھ اس بات کے ظاہر کرنے کی بھی حاجت پڑی ہے کہ یہ اعتراض جو مجھ پر کیا گیا ہے یہ صرف عوام الناس کی طرف سے ہی نہیں بلکہ میں نے سنا ہے کہ بانی مبانی اس اعتراض کے بعض علماء بھی ہیں۔ سو میں ان کی شان میں یہ ظن نہیں کر سکتا کہ وہ قرآن شریف اور کتب سابقہ سے بےخبر ہیں اور یکسر علوم سے جاہل ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ آج کل یورپ کی جھوٹی تہذیب نے

٭ قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بےخبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کافروں کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اولئک علیہم لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین خالدین فیہا[۱] الجزو نمبر ۲۔ اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون[۲] الجزو نمبر ۲۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا[۳]۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی

۱؎ البقرۃ: ۱۶۲-۱۶۳ ۲؎ البقرۃ: ۱۶۰ ۳؎ الانفال: ۵۶

ازالہ اوہام صفحہ 28 مطبوعہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116,115 (حاشیہ) از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

Back

جو عیسائی تحریری سے بہت قدر بڑھی ہوئی ہے ہمارے علماء کے دلوں کو بھی کسی قدر دبا لیا ہے۔ اس سخت آندھی کے چلنے کی وجہ سے اُن کی آنکھوں میں بھی کچھ غبار سا پڑ گیا ہے اُن کی غلطی کی گروہ اس نزلہ کو قبول کر گئی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایسے خیالات پر زور دیتے ہیں جن کا کوئی اصل صحیح حدیث و قرآن میں نہیں پایا جاتا۔ اہل یورپ کی اخلاقی کتابوں میں تو ضرور پایا جاتا ہے اور انؔ اخلاق میں یورپ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ ایک جوان عورت سے ایک نامحرم طالب کی بجّی دل شکنی مناسب نہیں سمجھی گئی۔ مگر کیا قرآن شریف یورپ کے ان اخلاق سے اتفاق رائے کرتا ہے؟ کیا وہ ایسے لوگوں کا نام دیوث نہیں رکھتا؟ میں ایسے علماء کو محض تذمتنبہ کرتا ہوں کہ وہ ایسی نکتہ چینیاں کرنے اور ایسے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق بینی سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اگر وہ مجھ سے لڑنے کو تیار ہوں تو اپنی خشک منطق سے جو چاہیں کہیں لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے کسی قدر سوچیں تو یہ ایسی بات نہیں ہے جو کسی کی نظر سے پوشیدہ رہ سکے۔ نیک بخت

حاشیہ: تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر رکھا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں جیسا کہ فرماتا ہے فلا تطع المكذبين ودوا لو تدهن فيدهنون ولا تطع كل حلاف مهين هماز مشاء بنميم مناع للخير معتد اثيم عتل بعد ذلك زنيم ... سنسمه على الخرطوم (دیکھو سورۃ القلم الجزو نمبر ۲۹) یعنی تو ان مکذبوں کے کہنے پر مت چل جو دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں کو برا مت کہو اور ہمارے مذہب کی ہجو مت کرو تو پھر ہم بھی تمہارے مذہب کی نسبت باتیں ان سے ... مت کر یہ شخص جو ناحق کی قسمیں کھانے والا اور ضعیف الرائے اور ذلیل ہے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے والا اور سخن چینی سے لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والا اور نیکی کی

ے القلم : ۹-۱۴

ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116,115 (حاشیہ) از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

Back

اشاعۃ السنہ میں کیا لکھا ہوا اور اب کیا کہتے ہیں۔ صاحب من افترا کے بعد کفتن انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ تو اقرار کرچکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہونے کیلئے ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تقلید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مُردوں سے روایت کی ہے اور اہل کشف زندہ حیّ و قیوم سے سُنتے ہیں۔ پس آپ کا اس شخص کی نسبت کیا گمان ہے جس کا نام حکم رکھا گیا ہے کیا یہ مرتبہ اُسکو حاصل نہیں جو آپ دُوسروں کیلئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپکو مسیح موعود کی پیشگوئی کا خیال کیونکر دل میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ سادہ لوح یا تو افترا ہی ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت سے۔ اور ہم اسکے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دُنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو کچھ حرج نہ پہنچتا تھا۔ ہاں خدا نے میری وحی میں جابجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم براہین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔ جابجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔

مَیں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ مُد میں بطور فریب دہی کے طور پر اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے۔ ہاں یاد آیا ایک یہ بھی خیال انہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث مہدی کے ظہور کی علامت ہے جو دارقطنی اور کتاب اکمال الدین میں موجود ہے۔ اس میں قمر کا خسوف تیرہ ۱۳ تاریخ سے پہلے کسی ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں۔ پس یاد رہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند تحریف ہے۔ خدا نے قمر کے خسوف کیلئے اپنی سنّت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی

احمدی ضمیمہ نزول المسیح صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

Back

ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہا تھا سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کرو گے تو
ح۳ پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤ گے سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے
آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کبھی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور زبان مُنہ سے نکالی
اور از تعجب زبان سے انکار کیا جس کے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی
بھی گواہ ہوں گے پس کیا یہ رجوع نہ تھا؟ اور کیا اُس کا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اُس بحث کو
بکلّی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر
کے سامنے بھی اور میاں غلام نبی صاحب چاوہ میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی
کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اس کا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں
خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اُس کا دل ترسان اور
لرزان ہوگیا اور کیا اُس کا باوجود چار ہزار روپیہ کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ
عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولس نے بھی۔ اس بات کی
دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا ہے۔ پس کیا اب تک دجّال کہنے کے قول سے اُس کا رجوع ثابت نہیں ہوا؟
اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اُس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال
کر کے پکارا۔ اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں
مر جائے گا۔ کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے۔
اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔ اگر شک ہو تو اسکی پنشن کے
کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اُس نے پنشن پائی۔ پس اگر پیشگوئی
سچی نہیں تھی تو وہ کیوں میرے سے پہلے مر گیا۔ خدا کی لعنت اُن لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔
جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے۔ کون اُس کو روک سکے۔

دیکھو لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چھ برس کے
اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائے گا اور عید کے دن سے دوسرے دن واقعہ ہوگا۔ وہ کیسی صفائی

Back

اعجاز احمدی (نزول المسیح) صفحہ 5 مشمولہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 317 پر درج ہے